سوال

(584) دریائے نیل میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط ڈالینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اکثر واعظین یہ واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ دریائے نیل کا پانی بہنا بند ہوگیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی طرف ایک خط لکھا جب وہ خط دریائے نیل میں ڈالا گیا تو اس کا پانی دوبارہ جاری ہوگیا، یہ واقعہ صحیح ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ واقعہ بایں الفاظ مشہور ہے کہ جب مصر فتح ہوا تو لوگوں نے فوج کے سالار حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہمارے ہاں دریائے نیل اس وقت بہتا ہے جب قمری مہینہ کی گیارہ تاریخ کو رات کے وقت ایک جوان لڑکی اس کی نذر کی جائے، حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر جواب دیا کہ اسلام میں ایسا نہیں ہو سکتا، تاہم انہوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اس سلسلہ میں ایک خط لکھا، امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک جوابی رقعہ لکھا جس میں یہ عبارت تحریر تھی: ''اللہ کے بندے عمر کی طرف سے دریائے نیل کے نام! اگر تو خود بخود بہتا ہے تو ہمیں تیری قطعاً کوئی ضرورت نہیں اور اگر تجھے اللہ تعالیٰ جاری کرتا ہے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تجھے جاری کر دے۔'' جب یہ خط دریائے نیل میں ڈالا گیا تو وہ دس ہاتھ بلند ہو کر بہنے لگا۔[1]

تفسیر ابن کثیر میں بھی یہ واقعہ بیان ہوا ہے[2] لیکن یہ روایت ضعیف اور ناقابل قبول ہے بلکہ یہ تمام قصہ بے بنیاد اور باطل ہے کیونکہ اسے بیان کرنے والا عبداللہ بن لہیعہ راوی مدلس ہے جو اپنے استاد قیس بن حجاج سے بصیغہ عن بیان کرتا ہے۔

قیس بن حجاج تبع تابعی ہے جو اپنے نامعلوم استاد سے اس کہانی کو بیان کرتا ہے وہ ''عمن حدثہ'' کے الفاظ سے اس روایت کو ذکر کرتا ہے۔ بہرحال یہ قصہ صحیح سند سے ثابت نہیں ہے واعظین کو چاہیے کہ وہ ایسے بے بنیاد قصے کہانیاں بیان کرنے سے اجتناب کریں۔ (واللہ اعلم)

---

[1] البدایہ والنہایۃ، ص: ۲۳، ج ۱۔

[2] تفسیر ابن کثیر: ۴۶۴، ج ۴۔

هذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:483

محدث فتویٰ